سوال

عورت کا مردوں کے سامنے جانا

جواب

الحمد للہ.

ہر مسلمان شخص پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ عادات اور رسم ورواج پر اعتماد نہ کرے بلکہ اسے شریعت مطہرہ پر پیش کرے جو شریعت مطہرہ کے موافق ہو اس پر عمل کرے اور جو شریعت اسلامیہ کے مخالف ہو اس پر عمل نہیں کرنا چاہیے ، لوگوں کا کسی چیز کی عادت بنا لینا اس کے حلال ہونے کی دلیل ن بلکہ لوگوں نے جتنی بھی اپنے خاندانوں ، قبیلوں ، ملکوں اور معاشروں میں عادات اور رسم ورواج بنا رکھے ہیں انہیں کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کرنا واجب ہے ، جو کچھ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مباح کیا ہو وہ مباح ہے اور جس سے اللہ تعالی اور اس کے رسول ص اور جب لوگوں نے کسی اجنبی عورت سے خلوت یا غیر محرم سے پردہ نہ کرنے کی عادت بنا لی ہو اور اس میں تساہل سے کام لیں تو ان کی یہ عادت باطل ہے اسے ترک کرنا واجب ہوگا ، اور اسی طرح اگر کچھ لوگ زنا یا پھر لواطت یا شراب نوشی اور نشہ کرنے کی عادت بنا لیں تو ان پر بھی اسے ترک کرنا واجب ہے ، بلکہ شریعت مطہرہ تو سب سے اوپر ہے اس لیے جسے اللہ تعالی نے اسلام کی ھدایت نصیب فرمائی ہے اسے اللہ تعالی کے حرام کردہ کاموں شراب نوشی ، زنا ، چوری وڈاکہ ، اور قطع تعلقی اور قطع رحمی اور نافرمانی وغیرہ اور باقی جو بھی اللہ تعالی نے حرام کیا ہے سے اجتناب کرنا اور دور رہنا چاہیے ، اور اسے چا۔ اور اسی طرح خاندان والوں پر بھی واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کا احترام کریں اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حرام کردہ سے دور رہیں اور اجتناب کریں ، اور جب ان کی عورتوں کی یہ عادت ہو کہ وہ غیر محرموں سے پردہ نہیں کرتیں یا پھر ان کیونکہ عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے چچازاد ، خالہ زاد ، پھوپھی زاد ، یا بہنوئی یا پھر اپنے دیوروں ، اور اپنے خاوند کے چچا اور ماموں کے سامنے ننگے منہ پھرے اور پردہ نہ کرے ، بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ ان سب سے پردہ کرے اور اپنے سر چہرہ اور باقی بدن وغیرہ کو چھپائے کیونکہ یہ اس کے غیر محرم ہیں اور رہا مسئلہ کلام یعنی سلام کے جواب اور سلام کرنا وغیرہ کا تو پردہ کے اندر رہتے ہوئے اور خلوت کے بغیر اس میں کوئی حرج نہیں ، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

ب(53)۔

ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

ب(32)۔

تو اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو نرم لہجہ اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے کہ وہ اپنی بات میں نرمی اختیار نہ کریں تاکہ دل میں بیماری رکھنے والا یا پھر جس کے دل میں شہوت کی بیماری ہے وہ یہ خیال کرنے لگے کہ کمزور ہے اور اسے کوئی مانع نہیں ۔

بلکہ اسے درمیانے لہجہ میں بات کرنی چاہیے جس میں نہ تو نرمی ہو اور نہ ہی درشتی اور سختی ہو اور اللہ تعالی نے یہ بھی بیان کیا کہ پردہ کرنا سب کے دلوں کی پاکیزگی ہے اور بہتر ہے ۔

اور ایک مقام پر اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

ب(59)۔

جلباب ایسے کپڑے کو کہا جاتا ہے جو سر پر رکھا جائے جس سے سارا بدن چھپ جائے اور عورت اسے اپنے سر پر رکھ کر لباس کے اوپر سے اپنے سارے جسم کو چھپاتی ہے ۔

اور ایک مقام پر اللہ تعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

ر(31)۔

تو اس آیت میں مذکور اشخاص کے علاوہ کسی اور کے سامنے وہ اپنی زینت کو ظاہر نہیں کرسکتی ۔

تو سب مسلمان عورتوں پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کریں اور اللہ تعالی نے جو ان کی زینت کے ظاہر کرنے سے ان پر حرمت کی ہے اس کے ظاہر کرنے سے بچیں اور انہیں غیر محرموں کے سامنے زینت کے ساتھ سامنے نہیں آنا چاہیے ۔ ۔

اسلام سوال وجواب

13728